S_1999_5_195_196

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1999 ایس یو پی پی 5 ایس سی آر

اجیت سنگھ اور دیگران

بنام۔

اسٹیٹ آف پنجاب اور دیگران

8 دسمبر 1999

ڈاکٹر۔اے۔ایس۔آنند،سی جے، ایس۔بی۔مجمودر، جی۔بی۔پٹنائک،ایس۔پی۔کردوکر اور ایم۔جاگنادھاراؤ، جسٹسز

بھارت کا آئین 1950:

آرٹیکل (4)16 -عوامی روزگار-شہریوں کے پسماندہ طبقے کے لیے ریزرویشن کا التزام کرنے کی ریاست کی طاقت-منعقد،آرٹیکل (4)16 صرف ایک قابل عمل التزام ہے۔

اجیت سنگھ II بنام ریاست پنجاب، (1997) 7 ایس سی سی 209، نے دہرایا۔

اندرا ساہنی بنام یونین آف انڈیا، (1992) ضمیمہ 2 ایس سی آر 454؛ مسٹر ایم آر بالاجی بنام ریاست میسور، (1963) ضمیمہ۔1 ایس سی آر 439؛ سی اے راجندرن بنام یونین آف انڈیا (1968) 1 ایس سی آر 721؛ پی اینڈ ٹی شیڈولڈ کاسٹ/ٹرائب ایمپلائز ویلفیئر ایسوسی ایشن (رجسٹرڈ) بنام یونین آف انڈیا (1998) 4 ایس سی سی 147 اور اسٹیٹ بینک آف انڈیا بنام شیڈولڈ کاسٹ/ٹرائب ایمپلائز ویلفیئر ایسوسی ایشن، 41996 ایس سی سی 119 پر انحصار کیا۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار فیصلہ: 1999 کی نظر ثانی درخواست (دیوانی) نمبر 1504-1506۔

میں

1997 کا آئی۔اے۔نمبر 1-3۔

میں

1989 کی دیوانی اپیل نمبر 3792-3794۔

1987 کے سی ڈبلیو پی نمبر 88/2190،7860-7861 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے مورخہ 23.8.1989 کے فیصلے اور حکم سے۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

تاخیر معاف کر دی گئی۔

ہمارا خیال ہے کہ جائزے کی درخواستوں میں کوئی خوبیاں نہیں ہیں۔

اجیت سنگھ II بنام ریاست پنجاب، (1997) 7 ایس سی سی 209 میں، یہ کہا گیا تھا (پی پی۔ 229-230 میں) 1963 سے شروع ہونے والے پہلے فیصلوں پر انحصار کرتے ہوئے، کہ آرٹیکل (4) 16 صرف ایک قابل عمل شق تھی اور اس میں کوئی آئینی فرض عائد نہیں کیا گیا تھا اور نہ ہی ریزرویشن کے لیے کوئی بنیادی حق دیا گیا تھا۔ جسٹس جیون ریڈی کے ذریعے اندرا ساہنی میں صفحہ 691 پر کیے گئے مشاہدات، جن پر جائزے کی درخواستوں میں بھروسہ کیا گیا ہے، مندرجہ بالا مسئلے سے نمٹتے نہیں ہیں۔ یہ اس عدالت کے دو آئینی بنچ کے فیصلوں کا نظریہ تھا، ایک 1963 کے ایم آر بالاجی بنام ریاست میسور، (1963) ضمیمہ۔1 ایس سی آر 439 و دیگر 1968 میں سی اے راجندرن بنام یونین آف انڈیا (1968) 1 ایس سی آر 721 میں اور پی اینڈ ٹی شیڈولڈ کاسٹ/ٹرائب ایمپلائز ویلفیئر ایسوسی ایشن (رجسٹرڈ) بنام یونین آف انڈیا (1998) 4 ایس سی سی 147 اور اسٹیٹ بینک آف انڈیا بنام شیڈولڈ کاسٹل/ٹرائب ایمپلائز ویلفیئر ایسوسی ایشن، (1996) 4 ایس سی سی 1191 میں اس عدالت کے دو تین فیصلے، کہ آرٹیکل (4) 16 صرف ایک قابل عمل التزام تھا۔ جسٹس جیون ریڈی کے صفحہ 691 پر اندرا ساہنی میں اس نظریے سے کہیں بھی اختلاف نہیں تھا۔

ہمیں ایسا لگتا ہے کہ اندرا ساہنی کے تمام نو ججوں کا ایک ہی خیال تھا کہ آرٹیکل (4) 16 بنیادی حق کی نوعیت کا نہیں تھا اور یہ صرف ایک قابل عمل شق تھی۔ اس سلسلے میں، جسٹس جیون ریڈی، جسٹس (صفحات 667-735 پر) کے نقطہ نظر کا فائدہ اٹھاتے ہوئے حوالہ دیا جا سکتا ہے جس میں سبّا راؤ، جسٹس کا حوالہ دیا گیا ہے۔ کہ آرٹیکل (4) 16 ایک ایسی شق تھی جس میں 'اختیار' دیا گیا تھا اور صرف آرٹیکل (1) 16 کو ضمانت کے طور پر حوالہ دیا گیا تھا نہ کہ آرٹیکل (4) 16 کا۔ ساونت، جسٹس (صفحہ 517، فقرہ 43 (4)، پانڈین جسٹس (صفحہ 407، فقرہ 168 پر) کے نقطہ نظر پر۔ تھومین، جسٹس (صفحہ 449، فقرہ 284 پر)، سہائی، جسٹس (صفحہ 580 پر) جن سے جسٹس کلدیپ سنگھ، جسٹس نے اتفاق کیا، سب نے واضح طور پر کہا کہ آرٹیکل (4) 16 صرف ایک قابل عمل شق تھی۔ اس طرح، فاضل ججوں کی اکثریت نے واضح طور پر کہا کہ آرٹیکل (4) 16 ایک "قابل بنانے والا التزام" تھا۔ صرف اس وجہ سے کہ پسماندہ طبقات کے لیے ریزرویشن کو معقول درجہ بندی کے طور پر بنایا گیا تھا اور صفحہ 691 پر اس کا جواز پیش کیا گیا تھا، یہ اس نظریے

سے ہٹ کر نہیں ہے کہ آرٹیکل 16(4) صرف ایک قابل عمل شق تھی۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پر، ہم دیکھتے ہیں کہ ان نظر ثانی درخواستوں میں کوئی اہلیت نہیں ہے جو مسترد کی جاتی ہیں۔

آر۔پی۔

نظر ثانی کی درخواستیں مسترد کر دی گئیں۔